اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
ترجمہ: اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے!
القول البليغ
في التحذير من جماعة التبليغ
النور
تبلیغی جماعت سعودی مفتی کی نظر میں
از: مولانا مفتی عبد الستار رضوی صاحب کھرگاپوری (ایم پی) مہتمم دار العلوم رضویہ مون پور محلہ مناجے پور
کاتب نوری

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی
ترجمہ: اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے!
النور
القول البليغ
في التحذير من جماعة التبليغ
دار الصميعي
تبلیغی جماعت سعودی مفتی کی نظر میں
از: مولانا مفتی محمد عبد الستار رضوی صاحب گھر گا پور (ایم پی) مہتمم دار العلوم رضویہ مومن پورہ محلہ مناجے پور
کاتب نوری

شرفِ انتساب!

ائمہ مجتہدین - حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام جنکی فقہی بصیرت و دینی سوجھ بوجھ نے قوانینِ شرعیہ وعلومِ دینیہ کے اَن گنت پیچیدہ مسائل کو حل فرماکر پوری امتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا۔

اور اس مجدد دین وملت کے نام جسے سارا جہاں اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے نام سے جانتا ہے جسنے اپنی متاعِ زیست کو مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دہلیز مبارک پر قربان کردیا۔ جس نے اپنے قلمی جہاد سے باغیانِ حق اور بدگویانِ بارگاہِ رسالت کو کیفرِ کردار تک پہونچا کر محبتِ خدا وعشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شمع فروزاں کی جس کی تابانیوں سے کائناتِ عالم میں بسنے والے ہر وفادار امتی کا سینہ آقا کی محبت کا مدینہ بن گیا۔

اور ان سنی مسلمانوں کے نام جنہیں سادہ لوحی کے سبب شربتِ توحید و رسالت کے نام پر شرابِ کفر والحاد کا جام پلانے کی سعیٔ پیہم کی جارہی ہے۔ جنکے حلق کے نیچے تعظیم رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہد کی جگہ توہینِ رسالت کا زہر اتارا جارہا ہے خدا کرے کہ یہ چند ورقی کتاب کل جویانانِ راہِ ہدایت کے لئے منارۂ نور ثابت ہو اور طالبانِ حقیقت کو اس سے مزید فائدہ پہونچے۔

فقط

احقر عبدالستار رضوی کھرگاپوری (ایم-پی)

مہتمم دارالعلوم رضویہ تکیہ آدم شاہ گھاٹ گیٹ

جے پور۳ (راجستھان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم !

پیش لفظ !

برگِ حنا پہ لکھتا ہوں میں دردِ دل کی بات
شاید کہ رفتہ رفتہ لگے دلربا کے ہاتھ !

اس میں کوئی شک نہیں کہ خود کو سچا پکا توحید پرست اور کتاب و سنت کا علمبردار سمجھنا اور ماسوا اپنے کے دیگر مسلمانوں کو کافر و مشرک و بدعتی قرار دینا ہمیشہ سے حضرات وہابیہ و دیوبندیہ کا دستور رہا ہے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے بے بنیاد اور باطل نظریوں، قرآن و حدیث کے بہت سے من گھڑت گمراہ کن ترجموں کو عام کرنے کے لئے جاہلوں، ان پڑھوں اور کم عقلوں کا ایک گروہ تیار کیا ہے جسے تبلیغی جماعت کے نام سے لوگ جانا کرتے ہیں۔

مجھے یہاں پر یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں کہ تبلیغی جماعت اور اسکے جملہ اکابرین و مشائخ کے عقائد کیسے ہیں۔ کیونکہ ان تمام سربستہ رازوں کا انکشاف میرے ہاتھوں میں موجود کتاب۔ **القول البلیغ فی التحذیر من جماعۃ التبلیغ** کے وہ بعض اقتباسات و ماخوذات ہی کریں گے۔ جنکو مصنف نے اپنی بحث کا موضوعِ خاص بنایا ہے۔

تاہم اس بات کا یہاں پر ذکر کر دینا بے انتہا ضروری ہوگا کہ کتاب "القول البلیغ" کے مصنف سنی بریلوی نہیں ہے۔ بلکہ آنجہانی سعودیہ نجدیہ کے بہت ہی مشہور و معروف مفتی ہیں جنکا نام "حمود بن عبداللہ" ہے۔ یہی وہ سعودی مفتی ہیں جنہوں نے تبلیغی و دیوبندی مذہب کو اپنے ایک ہی بھرپور وار میں ذبح کر ڈالا۔

دوستو:- اصل کتاب میرے پاس موجود ہے جسے دن کے اجالے میں دکھایا جا سکتا ہے۔ فی الحال یہ کتاب آسانی سے ہندوستان میں دستیاب نہیں ہو سکتی پھر بھی جنہیں کتاب مذکور درکار ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کرکے سعودی عرب سے آج بھی منگا سکتے ہیں۔

دار الصميعي للنشر والتوزيع

هاتف وفاكس: ٤٢٦٢٩٤٥

الرياض - السويدي - شارع السويدي العام

ص.ب: ٤٩٦٧ - الرمز البريدي ١١٤١٢

المملكة العربية السعودية

نوٹ - یہ پتہ اصل کتاب کی فوٹو کاپی ہے

اسکے ساتھ ہی ہم کھلے بندوں یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو کوئی، القول البلیغ کے ایک حوالہ کو بھی غلط ثابت کردے اسے مبلغ ۱۱۰۰۰ گیارہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

مجھے خدا کے فضل سے امید ہے کہ جو لوگ نقش کف پائے اسلاف کی جستجو میں کوشاں ہیں اگر وہ تعصب سے دور ہٹ کر خلوص ومحبت کے ساتھ اس کتاب کو پڑھیں گے تو انشاء اللہ انہیں رشد وہدایت کی عظیم روشنی ملے گی۔ فقیر نے اس کتاب کا نام النور رکھا آخر میں مولیٰ عزّوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماکر اسکو اسم بامسمیٰ بنادے آمین۔

اور جو کوئی اس کتاب سے نفع حاصل کرے مجھ فقیر بے نوا، اور میرے والدین کریمین وکل اساتذۂ اہلسنت وتمام مومنین ومومنات کے لئے عافیتِ دارین کی دعا کرے۔

دعا گو۔ عبدالستار رضوی کھرگاپوری (ایم پی)

خادم

دار العلوم رضویہ وخطیب مسجد مومنان

نجیبہ حضرت آدم شاہ گھاٹ گیٹ

جے پور راجستھان۔

نوٹ ۔ مفتی حمود بن عبداللہ نے جن کتابوں کے حوالے دئے ہیں وہ آج بھی دیوبندی کتب خانوں سے دستیاب ہوسکتی ہیں ۔

تقریظ جمیل حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ہندوستان کے دیوبندی علماء ۱۹۲۵ء میں حجاز مقدس پر نجدی وسعودی قبضہ وتسلط ہونے کے بعد پورے ہندوستان میں تحریری وتقریری طور پر وہابیت سے بیزاری کا اظہار کرتے پھرتے تھے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ جمعیتہ علمائے ہند کے صدر مولوی اسعد مدنی کے والد مولوی حسین احمد ٹانڈوی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور نے "الشہاب الثاقب" کے نام سے ایک کتاب لکھی جسمیں وہابیوں کے پچیسوں عقائد کا ذکر کرکے ان سے برأت ونفرت کا اظہار کیا اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی کو ظالم باغی اور خونخوار لکھا ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ حرمین طیبین کے مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ سے زیادہ وہابیوں سے نفرت ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری نے بھی ۱۹۲۶ء میں "المہند علی المفند" کے نام سے ایک کتاب لکھی جسکی تحریری تصدیق مولوی اشرف علی تھانوی اور اس دور کے سبھی دیوبندی اکابر نے کی ہے اس کتاب میں بھی وہابی مسلک کے خلاف سنی مسلک کو اجاگر کرتے ہوئے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا گیا ہے اور صاف صاف لکھا گیا ہے کہ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے سلسلے میں ہمارا وہی فتویٰ ہے جو علامہ ابن عابدین شامی نے فتاویٰ شامی میں لکھا ہے یعنی شیخ نجدی باغی وظالم شخص تھا جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھتا تھا اور انہیں مشرک کہتا تھا۔

ان تحریری دستاویزات کے باوجود جب سعودی عرب پیٹرول کی شکل میں زمین سے سونا اگلنے لگا تو دیوبندی علماء مال وزر کی لالچ میں نجدیت ووہابیت کی طرف قدم آگے بڑھانے لگے اور مذکورہ دونوں کتابوں میں ذکر کردہ اپنے مسلک کا گلا گھونٹ کر شیوخ نجد سے ہم آغوش ہونے لگے پھر کیا تھا مال وریال کی برسات ہونے لگی اور ہندوپاک کے اندر بڑی بڑی بلڈنگیں تعمیر ہونے لگیں اور یہ سلسلہ ۱۹۹۱ء تک بڑے زور وشور کے ساتھ جاری رہا۔

۱۹۹۱ء میں جب خلیجی جنگ ہوئی تو سعودی حکمراں پر یہ عقدہ کھلا کہ کروڑوں ریال خرچ کرنے کے باوجود مسلمانان ہندوپاک کے درمیان پورے جنگ کے دوران کوئی بھی ایسا شخص

سامنے نہیں آیا جو کھل کر یہ کہہ سکے کہ امریکی فوجیوں کو دعوت دے کر کے اسے اپنی زمین اور وسائل پیش کرنا درست ہے بلکہ مسلم رائے عامہ نے ببانگِ دہل سعودی عرب کو اس سلسلے میں خاطی اور مجرم ٹھہرایا نتیجہ یہ نکلا کہ نجدیوں اور دیوبندیوں کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوئے پھر ریالی فتوحات کا دروازہ بند ہو گیا۔

اب سعودیوں اور نجدیوں کے سیاسی حالات متزلزل ہو چکے ہیں اور کچھ نجدیوں نے دیوبندیوں اور تبلیغیوں کے خلاف مذہبی طور پر بھی مورچہ کھول دیا ہے اور انہیں بدعتی اور گمراہ کہنا شروع کر دیا ہے جسکا ایک نمونہ زیر نظر کتاب بھی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ اور اس جیسی دوسری کتابیں دیوبندیوں اور تبلیغیوں کے حق میں تازیانۂ عبرت ہیں ان سے انہیں بلا تاخیر سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اپنے انحراف وکجروی سے رجوع کر کے پھر اسی قافلۂ حق میں شامل ہو جانا چاہیئے جسے سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کہا جاتا ہے اسطرح انشاء اللہ وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ کامیاب و سرخرو رہیں گے۔

مولانا عبد الستار رضوی خطیب و امام مسجد مومنان تکیہ حضرت آدم شاہ گھاٹ گیٹ جےپور نے، **القول البليغ فی التحذير من جماعة التبليغ** مؤلفہ شیخ حمود بن عبد اللہ مطبوعہ ریاض سعودی عرب کے مختلف عربی اقتباسات کا اردو ترجمہ کر کے حلقۂ دیوبند کے چہروں کو بے نقاب کرنے کا ایک اچھا فریضہ انجام دیا ہے۔ سرسری طور پر کہیں کہیں سے میں نے یہ اقتباس اور یہ ترجمہ دیکھکر یہ محسوس کیا کہ یہ کتابچہ مفید اور قابل مطالعہ ہوگا اور ایسے عقائد اب سامنے آجانا چاہیئے جنہیں کبھی ہندوستانیوں سے اور کبھی سعودیوں سے چھپا کر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانانِ ہند کو شر و آفات اور گمراہیوں سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

یٰسین اختر مصباحی بانی و مہتمم دار القلم قادری مسجد روڈ
ذاکر نگر نئی دہلی ۲۵ بتاریخ ۹ رجب ۱۴۱۱ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۹۰ء

تبلیغی جماعت کے دین ومذہب کا خلاصہ

«إن السياحة هي الركن الأساسي عند التبليغيين، فمن قبلها واشتغل بها؛ أحبوه وأكرموه وغفروا له ذنوبه وتقصيره وضلاله وبدعته، ومن خالفهم فيها؛ لم يقبلوا منه شيئاً، وإن كان مؤدياً لجميع الواجبات، قائماً بالفرائض والسنن، متبعاً لأقوم السنن؛ فهي خلاصة دينهم، عليها يوالون أو يعادون، ويحبون أو يبغضون.

وقد ترتّبت على دعوتهم مفاسد عظيمة في الدين والدنيا:

فأولها: الابتداع في دين الله، ومخالفة سنة رسول الله ﷺ.

وثانيها: تضييع العيال والوالدين والأزواج وإهدار حقوقهم.

ومنها: صرف المتعلمين عن تعلُّم العلوم النافعة في الدين والدنيا.

ومنها: تعطيل تجارة التجار، وتضييع أهلهم، ومَن يعيش معهم، أو يأخذ منهم صدقة أو زكاة.

فكم من أولاد فصلوهم عن آبائهم وأمهاتهم، وكم من بعول فصلوهم عن أزواجهم وأولادهم، فصار هؤلاء يشتكون إلى الله ثم إلى الناس من هذا الإفساد العظيم والتضليل الكبير.

فوجب على مَن كان عنده علم يقلّل به شرَّ هذه الطائفة أن يبرز علمه وأن يظهر للمسلمين ضلالهم وتضليلهم».

القول البليغ ص۳۳۷ تا ص۳۳۸

ترجمہ:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تبلیغیوں کا بنیادی کام گشت وچلہ ہے، تو جس نے چلے میں جانے کو قبول کر لیا اور اس کام میں مشغول ہو گیا تو تبلیغی جماعت والے اسے اپنا دوست بنا لیتے ہیں اور اسکی خوب تعظیم وتکریم کرتے ہیں اور اسکے تمام گناہ وقصور گمراہی وبدعت کو معاف کر دیتے ہیں اور جو شخص انکے مذکورہ بالا طریقے کی مخالفت کرتا ہے، تو اگرچہ وہ جملہ واجبات کو ادا کرنے والا اور تمام فرضوں اور سنتوں کو قائم کرنے والا ہی کیوں نہ ہو تبلیغی لوگ ایسے شخص کا کچھ عمل بھی قبول نہیں کرتے۔ یہی انکے دین کا خلاصہ ہے جس پر وہ دوستی یا دشمنی کرتے ہیں اور محبت یا بغض رکھتے ہیں۔ اور ان تبلیغیوں کی تبلیغ وتحریک سے دین ودنیا میں جو زبردست خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ حسب ذیل اس طرح ہیں۔

(۱) تبلیغی جماعت کا سب سے پہلا کام خدا کے دین میں بدعت پھیلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی مخالفت کرنا۔

(۲) انکا دوسرا کام ماں، باپ، بیوی، بچّوں کی زندگی برباد کرنا اور انکی حق تلفی کرنا۔

(۳) ان کا تیسرا کام علم دین حاصل کرنے والوں کو علوم نافعہ سے باز رکھنا۔

(۴) انکا چوتھا کام تجارت پیشہ لوگوں کو نکھٹّو اور نکمّا بنا دینا اور انکے بال بچّوں اور ان کے ساتھ زندگی بسر کرنیوالوں یا ان سے صدقہ وزکوٰۃ لینے والوں کی لائف تباہ کرنا، ان تبلیغی جماعت والوں نے کئی بچّوں کو اپنے ماں، باپ سے جدا کر دیا اور شوہروں کو انکی بیویوں اور اولاد سے جدا کر دیا ـــــ وہ اللہ کی جناب میں اور لوگوں کے یہاں جا کر اس عظیم تخریب کاری اور گمراہ گری کا شکوہ کرتے ہیں،

پس اہل علم پر واجب ہے کہ اس جماعت کے شر وفتنہ کے سیلاب کو کم کریں اور تمام مسلمانوں کو انکی گمراہی اور گمراہ گری سے آگاہ کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

(بانیٔ تبلیغی جماعت کا انبیاء کرام کی عظمت پر جارحانہ حملہ)

اس سے پہلے کہ میں تبلیغی جماعت اور اسکے عظیم پیشواؤں کا ذکر چھیڑوں مناسب ہوگا کہ بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس کاندھلوی کے ایک دل دہلانے والے خط کی عبارت کو پیش کر دیا جائے تاکہ کاندھلوی صاحب کے منافقانہ کردار کو سمجھ لینے کے بعد پوری جماعت کا کردار سمجھ میں آجائے چنانچہ سعودی مفتی اپنی کتاب القول البلیغ کے ص۱۱۱ پر لکھتے ہیں

الشيخ إلياس

مؤسس جماعة التبليغ أنه كتب في خطاب أرسله إلى أعضاء جماعته: «إذا لم يرد الله أن يقوم أحد بعمل؛ فلا يمكن حتى الأنبياء أن يبذلوا جهودهم فيقوموا بشيء، وإذا أراد الله شيئاً؛ يقم أمثالكم الضعفاء بالعمل الذي لم يستطع الأنبياء»(١) القول البلیغ ص۱۱۱

ترجمہ ۔ بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس دیوبندی نے اپنے اراکین جماعت کی طرف ایک خط لکھکر بھیجا جسمیں اسطرح کا مضمون لکھا تھا) کہ اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوششیں کرلیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہوسکے ۔

(نوٹ) یہ عبارت مکاتیب الیاس سے بعینہٖ نقل کی گئی ہے ۔ مکاتیب الیاس ص۱۰۷ تا ۱۰۸

آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے

کون نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام اپنے برگزیدہ نبیوں سے لئے ہیں کسی اور سے نہیں لئے ۔ جسقدر تبلیغی صلاحیتیں انہیں عطا کی گئیں کسی دوسرے کو عطا نہ کی گئیں اعلاء کلمۃ الحق اور

اپنے دین متین کی نشر و اشاعت کے لئے روئے زمین پر خدائے تعالیٰ نے انبیاء کرام سے بڑھ کر کوئی جماعت پیدا ہی نہیں کی لیکن سر پیٹنے کا مقام ہے کہ کاندھلوی صاحب نے ایسی کونسی جماعت تیار کر ڈالی جسے وہ خدا کی منتخب کردہ جماعت (یعنی انبیاء کرام) سے بڑھکر بتا رہے ہیں ایسا شخص یا ایسی جماعت جو تبلیغی کارناموں میں انبیاء کرام کی جماعت سے بڑھ جانے کا دعویٰ کرے یقین جانیئے وہ ہرگز ہرگز رحمانی جماعت نہیں ہو سکتی بلکہ اسے شیطانی جماعت ہی کہا جائے گا چنانچہ اس قول باطل کی تردید کرتے ہوئے مفتی حمود بن عبداللہ لکھتے ہیں ۔

«هذا من تفضيل أصحابه على الأنبياء، وقد أجمع المسلمون من الصحابة فمن بعدهم على أن الأنبياء أفضل من غيرهم من المؤمنين، ولا يستطيع أحدٌ أن يساويهم: فكيف يكون أفضل منهم؟! وهذه جراَة عظيمة على الأنبياء القول البليغ ص۱۱۱ تا ۱۱۲

ترجمہ

" مولوی الیاس کا اس قول سے اپنے ہمنواؤں اور دوستوں کو انبیاء کرام کی ذات پر ترجیح (بڑھاوا دینا) مقصود ہے حالانکہ صحابۂ کرام سے لیکر انکے بعد آنے والے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جملہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات تمام مومنینِ غیرِ انبیاء سے افضل ہیں اور جب ان سے برابری کی کوئی بھی طاقت نہیں رکھتا تو پھر ان سے افضل کیسے ہو سکتا ہے یہ انبیاء کرام کی بارگاہ میں بہت بڑی جرأت ہے ۔

دوستو! یہ تھی بارگاہِ انبیاء میں دریدہ دہنی اور کھلی ہوئی گستاخی جسے کاندھلوی صاحب دینی خدمات بنا کر اور جھوٹی تسلی دے کر اپنے چیلے چپاٹوں کو سبز باغ دکھا رہے تھے۔

یہ جان لینے کے بعد کہ حضرات انبیاء کرام کی عزت وعظمت آنجناب کے دل میں ذرہ برابر بھی نہیں ہے اب ہم تبلیغی جماعت کے ان عظیم پیشواؤں اور رہنماؤں کا تذکرہ کر رہے ہیں جنہیں سعودی مفتی حمود بن عبد اللہ نے اپنے قلم کے زور سے پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا۔ لیجئے ایک بعد دیگرے سلسلہ وار ملاحظہ فرماتے چلیں۔

دیوبندی مذہب میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے پیر رحمۃ للعٰلمین ہیں

سب سے پہلے فرقۂ دیوبندیہ کے ناموس اکبر پیشوائے اعظم امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی کی کہانی ملاحظہ فرمائیں۔ یہی وہ دیوبندیوں کے پیر مغاں ہیں جنکے بارے میں مفتی سعودی عرب نے لکھا ہے کہ آنجناب اپنے پیر کو انکے انتقال فرمانے کے بعد ہائے رحمۃ للعٰلمین ہائے رحمۃ للعٰلمین کہہ کر یاد کیا کرتے تھے۔

مفتی موصوف اوّلاً مولوی محمد اسلم کی کتاب کے حوالے سے گنگوہی جی کا تعارف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> الشيخ رشيد أحمد
>
> الكنكوهي الحنفي الديوبندي الجشتي النقشبندي الذي هو من كبار مشايخ ديوبند ومن أكبر مشايخ الشيخ محمد إلياس مؤسس جماعة التبليغ. القول البليغ صـ ١١٢
>
> ترجمہ۔ مولوی رشید احمد گنگوہی وہ ہیں جنکا دیوبند کے بڑے پیروں میں شمار ہوتا ہے اور وہ بانی تبلیغی جماعت مولوی محمد الیاس کاندھلوی کے بھی بہت بڑے پیر ہیں۔

اس قدر تعارف کے بعد مذکورہ بالا کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے جو کچھ موصوف نے بیان کیا ہے اسے بچشم حیرت پڑھیئے یقین ہے کہ آپکی نظریں پھٹی رہ جائینگی۔

لکھتے ہیں کہ۔ ______ «لما توفي الحاج إمداد الله؛ كان - يعني: رشيد أحمد الذي هو من تلاميذ إمداد الله - يذكره دائماً ويقول: آه رحمة للعالمين. . . آه رحمة للعالمين» القول البليغ ص۱۱۲

ترجمہ - جب حاجی امداداللہ نے انتقال فرمایا تو انکے شاگرد و مرید رشید احمد گنگوہی ہمیشہ انہیں یاد کرتے کہا کرتے تھے ہائے رحمۃ للعٰلمین ہائے رحمۃ للعلمین۔

معاذاللہ! دوستو۔ دیکھ رہے ہیں آپ کہ مولوی گنگوہی صاحب نے کس بے دردی سے قرآنی فیصلہ کو ٹھکرادیا حالانکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ ربّ العلمین نے صرف اور صرف ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو رحمۃ للعٰلمین کا لقب عطا فرمایا۔ آپکے سوا کوئی غیر نبی تو کیا کسی نبی کو بھی خدائے تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین نہیں فرمایا

اس بکواس کا رد بلیغ کرتے ہوئے مفتی حمود بن عبداللہ لکھتے ہیں۔

قلت: قد أخطأ الكنكوهي خطأ كبيراً في وصف شيخه إمداد الله بالصفة التي وصف الله بها رسوله محمداً ﷺ وخصَّه بها دون غيره، فقال تعالى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾؛ فهذه الصفة لا تصلح إلا للنبي ﷺ، ولا تصلح لغيره القول البليغ ص۱۱۲ ترجمہ - میں کہتا ہوں (یعنی مفتی حمود بن عبداللہ) کہ جس وصف و کمال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بیان فرمایا ہے اسے گنگوہی نے اپنے پیر حاجی امداداللہ صاحب کے حق میں بیان کرکے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو اس صفت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ یعنی اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر، تو یہ صفت آپ ہی کے لائق ہے آپکے سوا کسی کے لائق نہیں۔

یہ تو تھا وہ واقعہ جسے سعودی مفتی نے اپنی معلومات کے مطابق سپرد قلم کیا ہے۔

لیکن جب بات یہانتک آ ہی گئی تو مناسب سمجھتا ہوں کہ اسی ضمن میں شیخ گنگوہ کا ایک دلخراش اور ایمان سوز فتویٰ بھی پیش کر دیا جائے تاکہ آپکی معلومات میں مزید اضافہ ہو جائے اور یہ بات کلی طور پر واضح ہو جائے کہ دیوبندیوں کے یہاں کوئی ایک یا دو رحمۃ للعالمین نہیں بلکہ انکے یہاں تو ہر نبی، ہر ولی، ہر عالم، رحمۃ للعالمین ہے جیسا کہ کسی نے گنگوہی جی سے پوچھا تھا -

سوال - لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں -

جواب - لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء، وانبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رحمتِ عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دے وے تو جائز ہے -

فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۹

استغفراللہ :- دوستو - مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس طرزِ بیان سے آپنے کیا سمجھا؟

یہی ناکہ تمام نبی ولی اور کل علماء دیوبند بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح رحمۃ للعالمین ہیں فرق صرف چھوٹے اور بڑے کا ہے -

گنگوہی صاحب کے نزدیک عالم ربانی کون ہے

معلوم ہونا چاہیئے کہ وہی عالم گنگوہی صاحب کے نزدیک عالم ربانی ہے جو انکی اتباع کرے

اسی طرح ساری دنیا میں صرف وہی آدمی مسلمان کہلانے کا مستحق ہے جو آنجناب کے نقش قدم پر چلے تو جس کسی نے بھی انکی اتباع سے انکار کیا یا روگردانی کی تو چاہے وہ کتنا ہی بڑا عالم دین کیوں نہ ہو انکے نزدیک نہ وہ عالم ربانی ہے نا ہی مسلمان، نہ اسے ہدایت مل سکتی ہے نا ہی نجات نصیب ہو سکتی، کیونکہ انکے قول کے مطابق ہدایت و نجات، بخشش و مغفرت اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پاک کی برکتوں سے نصیب نہیں ہوگی، بلکہ شیخ گنگوہ کے قدموں سے لپٹ جانے سے ہی نصیب ہوگی۔

جیساکہ مفتی حمود بن عبداللہ نے انکے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی میرٹھی سے نقل کیا ہے،

> عن مترجم الشيخ
>
> رشيد أحمد الكنكوهي: أنه يقول: إنه سمع منه مرّات أنه كان يقول: «اسمع الحق؛ هو الذي يقوله رشيد أحمد، وأقسم بالله أني لست بشيء؛ إلا أن الهداية والنجاة موقوفة على أتباعي في هذا الزمن»(۱) القول البليغ ص ۱۱۳
>
> ترجمہ۔ گنگوہی جی کا سوانح نگار کہتا ہے کہ کئی مرتبہ آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ تذکرۃ الرشید جلد دوئم ص ۱۷

دوستو۔ یہ دعوٰی کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ ایسا کہنا صرف پیغمبر ہی کی شان ہے اگر کوئی امتی ایسا دعوٰی کرے تو یہ اسکی باطل پرستی و کذب بیانی ہے جیساکہ اس پُرفریب دعوٰی کی تردید کرتے ہوئے سعودی مفتی لکھتے ہیں۔

> قلت: قد تحجّر الكنكوهي واسعاً من الهداية والنجاة لمن أراد الله هدايته ونجاته من سائر أصناف الناس، فجعل ذلك موقوفاً على أتباعه دون غيرهم، وهذا من أبطل الباطل وأقبح الكذب، وهو يتضمّن الكذب على الله تعالى والقول عليه بغير علم، وذلك من أعظم المحرّمات وأشدها تحريماً. القول البليغ ص ۱۱۳

ترجمہ ۔ میں کہتا ہوں، گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت ونجات کو تنگ بنا ڈالا اسلئے
کہ انہوں نے رحمت ونجات کو اپنے متبعین پر منحصر وموقوف کر دیا جبکہ یہ سخت تر
باطل اور بدترین جھوٹ ہے اور یہ کلام، اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کو شامل ہے اور اپنی بے علمی
سے اس پر بہتان باندھا ہے اور یہ زبردست ممنوع اور سخت تر حرام ہے !

پھر اسکے آگے لکھتے ہیں ۔

وكلام الكنكوهي في هذه الجملة لا يخلو من إحدى حالتين:

ـ إما أن يكون مغلوباً على عقله، فيكون كلامه هذا من الهذيان الذي يهذو به من فقد عقله، فلا يؤاخذ حينئذ بما تكلم به.

ـ وإما أن يكون عقله باقياً معه، فيكون حينئذ قد ادَّعى أمراً عظيماً من علم الغيب الذي لا بدَّ أن يكون قد نزل فيه وحيٌ من الله تعالى!

ومن المعلوم عند كل مسلم عاقل أن الوحي قد انقطع عن الأرض بموت رسول الله ﷺ، فمَن ادَّعى بعده أن الوحي قد نزل عليه؛ فهو دجَّال من الدَّجالين الذين قال الله فيهم:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ . تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ . يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ﴾.

وقال تعالى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً شَيَاطِينَ الإِنْسِ وَالجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ القَوْلِ غُرُوراً وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ﴾.

القول البليغ ص ۱۱۳ تا ص ۱۱۴

ترجمہ ۔ گنگوہی کے کلام کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ مغلوب العقل ہو چکے ہیں (ایسی صورت

یہی کہا جائے گا، کہ گنگوہی کا یہ کلام اس مرضِ ہذیان سے تعلق رکھتا ہے جس میں وہ اپنی عقل کے گم ہونے کے سبب بکواس کر رہے ہیں تو اس صورت میں ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہے دوسری صورت یہ ہے کہ۔ انکی عقل انکے ساتھ سلامت و باقی ہے تو (ایسی صورت میں یہی کہا جائیگا) کہ انہوں نے علمِ غیب جیسی عظیم چیز کا دعویٰ کر دیا ہے جسکے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہونا لازم اور ضروری شئے ہے اور ہر مسلمان ہوشمند بخوبی جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد زمین پر وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، اسکے بعد بھی اگر کوئی شخص اپنے اوپر وحی کے نزول کا دعویٰ کرے تو وہ ان دجالوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ:۔ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر اترتے ہیں شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔ اور فرماتا ہے اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کئے ہیں آدمی، اور جنوں میں کے شیطان، کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کو، تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو انہیں انکی بناوٹ پر چھوڑ دو۔

قارئینِ کرام۔ یہانتک تو مولوی رشید احمد گنگوہی کے گھناؤنے کارناموں کا تذکرہ تھا اب دارالعلوم دیوبند کے بانی اور گنگوہی صاحب کے رفیقِ جانی کا حال سنیئے۔

بانیٔ دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ ہے، کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

سبحان اللہ۔ جب علمِ غیب کے لئے وحی کا ہونا ضروری ہوا تو نبی کے لئے علمِ غیب کا ہونا ضروری ہوا لہٰذا مفتی حمود بن عبداللہ کی اس توضیح سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کرام بعطائے الٰہی علمِ غیب جانتے ہیں اور یہی ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

چنانچہ سعودی مفتی صاحب ایک کتاب کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے اپنی کتاب تحذیر الناس کے ص۵ پر لکھا ہے کہ

«إن الأنبياء يمتازون بين أمتهم بعلمهم، أما الأعمال؛ ففي أكثر الأحيان يساويه أتباعه في الظاهر، بل يتفوَّقون عليه في العَمَل» القول البليغ ص۲۳

ترجمہ - انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل، اسمیں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ تحذیر الناس ص۵

اللہ کی پناہ - یہ کہنا کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں کھلی ہوئی گمراہی ہے اسی لئے سعودی مفتی حمود بن عبد اللہ اس ایمان سوز عبارت کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

«أما زعمه أن أتباع الأنبياء يساوون الأنبياء في العمل. بل يفوقونهم: فهو من الطوامِّ الكبرى والضلالات العظمى» القول البليغ ص۲۳

ترجمہ - مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا یہ گمان کہ انبیائے کرام کے پیروکار (امتی) عمل میں انبیاء کے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں یہ (خبیث جملہ) زبردست چالاکیوں، فریب کاریوں اور بڑی بڑی گمراہیوں والا ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی پر وحی کے دورے بھی پڑتے تھے

محترم حضرات - یہاں تک تو قاسم نانوتوی نے امتی کو نبی کے برابر لاکر کھڑا کردیا بلکہ بڑھا دیا لیکن اب آپکے زیر نظر ایک ایسا قصہ تحریر کرتا ہوں جسے پڑھکر آپ دریائے حیرت میں ڈوب جائیں گے۔

چنانچہ سعودی مفتی ایک کتاب کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

«أن الشيخ محمد قاسم النانوتوي شكا إلى مرشده حاجي إمداد الله، فقال: كلما وضعت السبحة في يدي؛ ابتليت بمصيبة، وبلغ الثقل بحيث كأنه وضع عليَّ أحد صخرات. كأن وزن كل صخرة مئات منٍّ[1]، ووقف اللسان والقلب؟ فقال الحاج إمداد الله: إنَّ هذا فيضان النبوَّة على قلبك، وهذا هو الثقل الذي يحسُّه النبي ﷺ وقت الوحي، فيستخدمك الله لعمل كان يفعله الأنبياء»[1] القول البليغ ص۲۳، ۲۴

ترجمہ ۔ مولوی قاسم نانوتوی نے جب حاجی[1] امداد اللہ صاحب سے یہ شکایت کی کہ جہاں تسبیح لیکر بیٹھا ایک مصیبت ہوتی ہے اسقدر گرانی کہ ۱۰۰، ۱۰۰ من کے پتھر کسی نے رکھدئے زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں ۔ اسپر حاجی امداد اللہ صاحب نے کہا کہ یہ نبوت کا آپکے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل و بوجھ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا تھا ۔ سوانح قاسمی جلد اول ص۲۵۸ تا ص۲۵۹

اس بکواس کی تردید کرتے ہوئے سعودی مفتی کہتے ہیں ۔ کہ

الكلام خبيث، بلغ في الضلال والكذب والاستخفاف بالأنبياء إلى حدٍّ لا يحتاج إلى تعليق» انتهى القول البليغ ص۲۴

ترجمہ ۔ یہ کلام پلید ہے گمراہی و کذب بیانی نیز انبیائے کرام کی شان گھٹانے میں اس حد و انتہا کو پہونچا ہے جو قابلِ بیان نہیں ۔
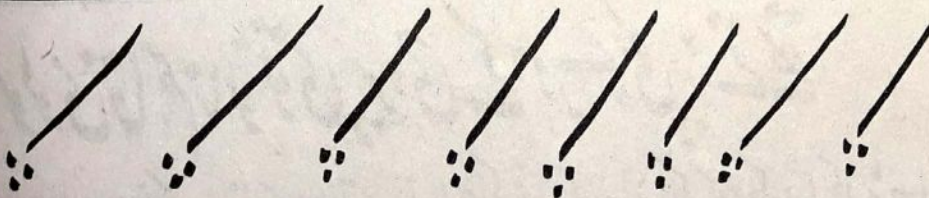
[1] یہ مولانا قاسم نانوتوی کے پیر تھے لیکن سنی صحیح العقیدہ تھے دیوبندیوں نے اپنے قدیمی دستور کے مطابق اس جھوٹے قصے کو گھڑ کر انکی ذات کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی ہے ۔

دیوبندی مذہب کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی

سعودی مفتی حمود بن عبد اللہ کی نظر میں

دوستو۔ گزشتہ صفحہ پر آپکی نظر سے یہ واقعہ گزر چکا ہے کہ دیوبندیوں کے یہاں مولوی قاسم نانوتوی کو وہ مقام و مرتبہ حاصل تھا کہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وحی الٰہی نازل ہوتی تھی۔ لیکن اب آپکے سامنے دیوبندیوں کے عظیم پیشوا اور مقتدر رہنما مولوی اشرف علی تھانوی اور انکے ایک مرید خاص کے کفریہ اقوال کو پیش کر رہا ہوں جنکی سعودی مفتی حمود بن عبد اللہ نے زبردست تردید کر کے فرقۂ دیوبندیہ کے پرخچے اڑا دئے۔

چنانچہ سعودی مفتی کتاب "القول البلیغ" کے ص ۱۱۶ پر لکھتے ہیں۔

قصة له مع أحد مريديه، وهي أن المريد كتب إليه:

«إني رأيت نفسي في المنام أني كلما أسعى أن أقول كلمة الشهادة على وجهها الصحيح؛ يجري على لساني بعد لا إله إلا الله: أشرف علي رسول الله، فيجيب التهانوي على ذلك ويقول: إنك تحبُني إلى غاية الدرجة، وهذا ثمرة هذا الحب ونتيجته القول البليغ ص ۱۱۶

ترجمہ:۔ مولوی تھانوی صاحب کے مرید کا ایک قصہ ہے، وہ یہ ہے کہ اس مرید نے اپنے پیر و مرشد (تھانوی) کی طرف ایک خط لکھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ جب جب بحالت خواب میں کلمۂ شہادت کو صحیح طور پر پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو میری زبان سے لا الٰہ الا اللہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ نکل جاتا ہے۔

اسپر تھانوی صاحب نے جواب دیا کہ تم کو مجھ سے انتہائی درجے کی محبت ہے۔ یہ سب کچھ اسی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔ رسالہ امداد ص ۳۵۔

محترم حضرات یہانتک تو خواب کا معاملہ تھا، کوئی کہہ سکتا ہے کہ بات خواب کی ہے بیداری

کی نہیں، لیکن اسکے آگے بیداری کا واقعہ بھی سن لیں تاکہ کسی کو کسی قسم کے عذر کی گنجائش نہ رہ جائے لکھتے ہیں کہ۔

وقد يقص هٰذا المريد في خطاب وجَّهه إلى مرشده التهانوي هٰذه القصة، فيقول بعد ذكر الرؤيا: فاستيقظت من الرؤيا، فلما خطر ببالي خطأ كلمة الشهادة؛ أردت أن أطرح هٰذا من قلبي، وبهٰذا القصد جلست، ثم اضطجعت على الشق الثاني، وبدأت أقول: الصلاة والسلام على رسول الله ﷺ؛ لأتدارك هٰذا الخطأ، لكني أقول: اللهم صلِّ على سيدنا ونبينا ومولانا أشرف علي، والحال أني مستيقظ الآن ولست في رؤيا، لكني مع هذا أنا مضطرٌ ومجبورٌ ولا أقدر على لساني القول البليغ ص ۱۱٦

ترجمہ۔ یہ سارا قصہ اس مرید نے اپنے پیر مولوی تھانوی صاحب کے پاس خط بھیج کر بیان کیا۔ کہتا ہے کہ میں خواب سے بیدار ہو گیا لیکن حالت بیداری میں جب کلمہ شریف کی غلطی کا خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس بات کو دل سے دور کیا جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ پر درود پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں اب خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ رسالہ امداد ص ۳۵

اب تھانوی صاحب کا جواب سنئے کہتے ہیں کہ۔

وجواب الشيخ التهانوي؛ فهو يقول: وكان في هذا تسلية لك بأن الشخص الذي ترجع إليه هو بعون الله وتوفيقه متبعٌ السنة القول البليغ ص ۱۱٦

ترجمہ۔ اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت (سنت کی راہ پر چلنے والا) ہے رسالہ امداد ص ۳۵

ناظرین کرام یہاں تک تو پیر و مرید کا ایمان سوز مکالمہ تھا اب سعودی مفتی کا منہ توڑ جواب

بھی ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ کتاب "سراج منیر" کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

«هٰذا كفر من المريد الذي ينبغي أن يسمّى مَريداً ـ بفتح الميم ـ، وشيخه شرٌّ منه؛ لأنه أقرَّه على الكفر، وكان الواجب على الشيخ ـ لو كان مهتدياً سالكاً محجّة الصواب ـ أن يقول لمريده ـ بل مَريده ـ: تب إلى الله من هٰذا الكفر؛ فقد أضلّك الشيطان؛ فإن رسول الله لهٰذه الأمة المحمّدية واحد، وهو محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب صلوات الله وسلامه

القول البليغ ص۱۱۶/۱۱۷

ترجمہ :۔ یہ اس مرید کا کفریہ کلمہ ہے جسکا مَرید (سرکش) نام رکھا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔ میم کے زبر کے ساتھ، اور اسکا پیر مولوی تھانوی اس سے زیادہ بدتر ہے اسلئے کہ اس نے کلمۂ کفر کو درست و باقی رکھا اگر وہ پیر ہدایت یافتہ اور حق و صداقت کی راہ پر صحیح معنوں میں چلنے والا ہوتا تو اسپر لازم تھا کہ وہ اپنے مرید نہیں بلکہ مَرید (سرکش) سے کہتا کہ تو فوراً خدا کی بارگاہ میں اس کلمۂ کفر سے توبہ کر یقیناً تجھے شیطان نے بھٹکا دیا ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ اس امتِ محمدیہ کے ایک ہی ہیں اور وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ

دیوبندی دھرم میں نماز میں حضور کا خیال گدھے کے خیال سے زیادہ بدتر (معاذ اللہ) لیکن تھانوی کا خیال محمود و پسندیدہ عمل ہے

مولوی اشرف علی تھانوی اور تمام دیوبندی جماعت کا بالاتفاق عقیدہ ہے کہ حالتِ نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال لانا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے کہیں زیادہ برا ہے (حوالہ دیوبندی دھرم کی مشہور اور مستند کتاب صراط مستقیم ص۱۱۸) لیکن اب چشم حیرت سے سعودی مفتی کے اس انکشاف کو پڑھیئے اور سر دھنیئے کہ جب

تھانوی کا اپنا معاملہ آیا تو وہ تصور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ناجائز تھا وہ خود کے لئے جائز قرار دیدیا اسی کا نام ہے پیر پرستی، چنانچہ مولوی عبدالماجد دریا بادی جو تھانوی صاحب کے خلیفۂ خاص ہیں انہوں نے مولوی تھانوی صاحب کو ایک خط لکھا کہ۔

> إن عدم التوجُّه
> في الصلاة مرض قديم، لكني جربت أني ما دمتُ تصوَّرت جنابك في حالة الصلاة . . . توجَّهت في هذه المدة، لكن المصيبة هي أن هذا التصوُّر لا يبقى إلى وقت طويل، وعلى كل حال، إن كان هذا عملاً محموداً؛ فليصوَّب من جنابكم، وإلا؛ فأحتاط في المستقبل».
>
> جواب الشيخ التهانوي: هذا عمل محمود إن لم يطَّلع عليه الآخرون»(۱) القول البلیغ ص۱۱۱
>
> ترجمہ۔ نماز میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پرانا ہے لیکن کبھی کبھی یہ تجربہ ہوا کہ عین حالت نماز میں ...... جب کبھی آنجناب کا یعنی (مولوی اشرف علی تھانوی کا) تصور کیا تو اتنی دیر تک نماز میں دل لگ گیا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور عرصہ تک قائم نہیں رہتا بہر حال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب (تصدیق) فرمائیے ورنہ احتیاط رکھوں گا۔ اسپر تھانوی صاحب نے جواب دیا۔ یہ عمل محمود ہے جبکہ دوسروں کو اطلاع نہ ہو۔
>
> حوالہ حکیم الامت ص۴۵۔

خلاف شرع کبھی شیخ تھوکتے بھی نہیں
مگر اندھیرے اجالے میں چوکتے بھی نہیں

مذکورہ بالا عبارت کے بعد سعودی مفتی لکھتے ہیں۔

> قلت: هذا الجواب خطأ ظاهر؛
>
> ترجمہ / میں کہتا ہوں تھانوی کا یہ جواب صریح غلطی ہے / القول البلیغ ص۱۱۱

پھر کچھ آگے ایک کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

«هذا في غاية ما يكون من الضلال؛ فإن استحضاره صورة شيخه في الصلاة شرك بالله وكفرٌ يشغله عن الله تعالى ويبعده من الخشوع الذي هو روح الصلاة. القول البليغ ص۱۱

ترجمہ - مولوی اشرف علی اور انکے خلیفہ عبدالماجد دریا بادی کی یہ انتہائی درجے کی گمراہی ہے۔ اسلئے کہ بحالت نماز اپنے پیرو مرشد کا تصور باندھنا شرک وکفر ہے۔ اور غیر اللہ کی یاد میں مشغولیت ہے نیز ایسا عمل اس خشوع وخضوع سے دوری کا سبب ہے جو جان نماز ہے۔

دیوبندی صاحبو !!

جواب دو کہ جب بقول سعودی مفتی بحالت نماز پیرو مرشد کا تصور باندھنا شرک وکفر ہوا تو وہ مرید اور اسکے پیر مولوی اشرف علی تھانوی (جو کفر پر اپنے مرید کو بھڑکا رہے ہیں) دونوں کے دونوں مذکورہ بالا فتویٰ کی روشنی میں مشرک وکافر ہوئے یا نہیں؟

تبلیغیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی

سعودی مفتی حمود بن عبداللہ کی نظر میں

دوستو - ابھی آپ دیوبندیوں کے حکیم الامت کا قال ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اب لگے ہاتھوں دیوبندی دھرم کے شیخ الاسلام کا حال سنیئے یہ وہ ہیں جنہیں مولوی اسعد احمد مدنی کانگریسی کے والد گرامی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انکے بارے میں سعودی مفتی لکھتے ہیں

ومن أكبر مشايخ التبليغيين ودجاليهم حسين أحمد مؤلف كتاب «الشهاب

القول البليغ ص۴

ترجمہ - امیران تبلیغی جماعت اور انکے دجالوں کے شیخ اکبر مولوی حسین احمد ٹانڈوی ہیں جو الشہاب الثاقب نامی کتاب کے مصنف ہیں۔

بعدہ محمد اسلم صاحب کی ایک کتاب کے حوالے سے آگے لکھتے ہیں -

«وهو شيخ الحديث، ورئيس التدريس في دار العلوم بديوبند».

قال: «والديوبنديون يسمونه شيخ الإسلام، وهو من كبار مشايخ جماعة

التبليغ» القول البليغ ص۴۷

ترجمہ:- وہ دار العلوم دیوبند کے (سابق) شیخ الحدیث اور صدر المدرسین ہیں اور دیوبندیوں نے انکا نام شیخ الاسلام بھی رکھا ہے نیز مشائخ تبلیغی جماعت کے بڑوں میں انکا شمار ہوتا ہے۔

اب آنجہانی - مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے بارے میں مصنف کا یہ فیصلہ سنیئے لکھتے ہیں کہ

وأما حسين أحمد: فإنه كان من المتلوثين بالشرك والبدع والعقائد

الفاسدة. القول البليغ ص۴۵

ترجمہ - مولوی حسین احمد ٹانڈوی تو یقیناً شرک و بدعت و عقائد فاسدہ میں ملوث تھا -

دیوبندیوں کا خدا مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی شکل میں !

دوستو - شرک و بدعت کے دلدل میں فقط تنہا مولوی حسین احمد ٹانڈوی ہی نہیں پھنسے ہیں بلکہ انکے ساتھ انکی پوری دیوبندی و تبلیغی جماعت بھی غرق ہو چکی ہے - ثبوت کے لئے ذیل میں انھی کی کتاب کے ایک اقتباس کو پیش کر رہا ہوں جسے پڑھکر آپکو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ کس قدر صاف اور صریح طور پر دیوبندی حضرات نے اپنے مولوی حسین احمد ٹانڈوی کو خدا کہہ کر انہیں الوہیت اور خدائی کا درجہ دے دیا - جبکہ ہر مسلمان یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ ہی برابری والا - نہ وہ چلتا پھرتا ہے اور نہ ہی کسی کی شکل وصورت اختیار کرتا ہے، نیز و نیز حرکت و انتقال حلول و اتحاد وغیرہ جملہ صفات مخلوقیہ سے اسکی ذات پاک و منزہ ہے - لیکن آہ! دیوبندیوں کی بے دینی و بدمذہبی کی حد ہو گئی کہ انہوں نے بڑی دھوم دھام سے مسلمان کو یہ بتانا شروع کر دیا کہ ہمارے مولوی حسین احمد انسان نہیں بلکہ خدا تھے جو انسانی پیکر بنکر کانگریسیوں کے لئے جلوہ گر ہوئے تھے

جیسا کہ دیوبندیوں نے الجمیعۃ کے شیخ الاسلام نمبر میں لکھا ہے

تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے۔ کبھی خدا کو بھی اسکے عرش عظمت وجلال کے نیچے خاکی انسانوں سے فروتنی (عاجزی ومسکنی) کرتے دیکھا ہے تم کبھی تصور بھی کرسکتے کہ رب العلمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈالکر تمہارے گھر پر بھی آکر رہے گا۔ شیخ الاسلام ص ۵۹

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ :۔ دیکھ رہے ہیں آپ بدست قلم کی دیوانگی کا عالم۔ پوچھیئے ان دیوبندیوں سے کہاں گئیں وہ تمہارے کفر ساز کارخانے، کہاں گئیں وہ تمہاری شرک ساز مشینیں یہ وہی تو ہیں کہ جب رسول اللہ کا کوئی دیوانہ اپنے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی عقیدت ومحبت کے ساتھ یارسول اللہ کہہ کر پکارتا ہے تو اس بے چارے غریب پر شرک وکفر کے یہ لوگ گولے برسانے لگتے ہیں۔ اگر کوئی مصیبت کا مارا غم واندوہ کے عالم میں حضرت علی کو مشکلکشا کہہ کر پکارتا ہے تو تمام دیوبندیوں کی کفری گن مشینیں پوری طاقت وقوت سے چلنے لگتی ہیں اسکو کہتے ہیں اپنے اور بیگانے کا فرق اگر ہم علی کو مشکلکشا کہہ کے پکاریں تو شرک اور وہ اپنے شیخ الاسلام صاحب کو خدا کہہ کر پکاریں تو کوئی بھی۔ پوری دیوبندی برادری میں انکا دامن پکڑنے والا نہیں ــــ
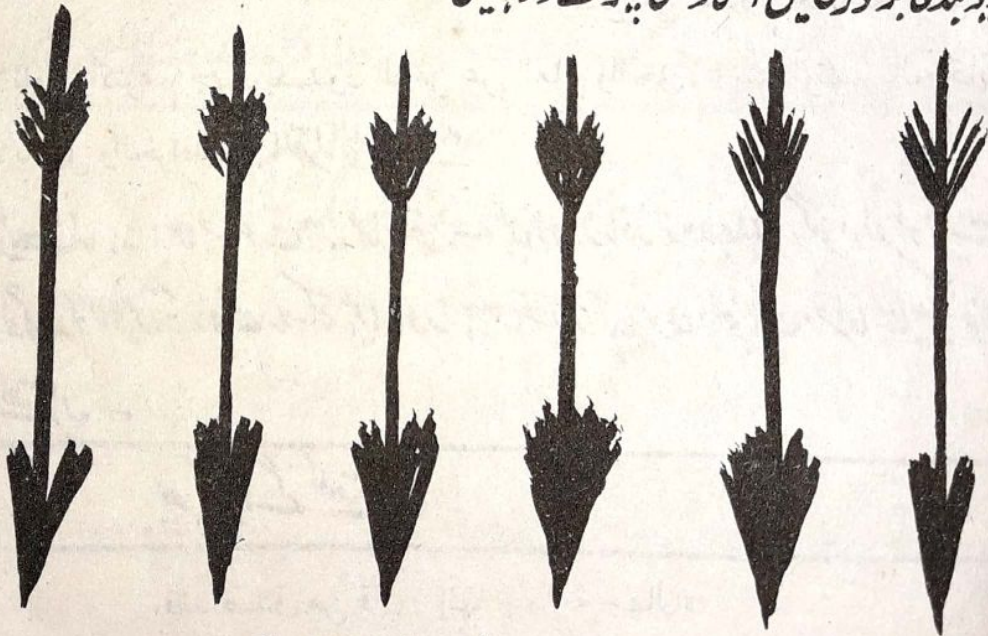
تبلیغی جماعت کے اکابرین

تبلیغی جماعت کے بعض اکابر علماء جنکے نام موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰۵ پر اسطرح ذکر کئے ہیں۔

«لا يخفى أن ________

أكابر هذه الجماعة التبليغية الشيخ أشرف علي التهانوي والشيخ إلياس مؤسس الحركة والشيخ زكريا ختن الشيخ إلياس والشيخ أبا الحسن علي الندوي ؛

القول البليغ صـ ٢٠٥

ترجمہ۔ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ تبلیغی جماعت کے اکابر علماء شیخ اشرف علی تھانوی، بانی تحریک و تبلیغ شیخ الیاس اور شیخ الیاس کے داماد شیخ زکریا، اور شیخ ابوالحسن علی ندوی ہیں۔

محترم حضرات یہ تو تھے وہ مشہور و معروف اکابر علمائے دیوبند جنہوں نے تبلیغی جماعت کو پروان چڑھایا پھر مذکورہ صفحہ پر کچھ آگے تبلیغیوں کے مبلغ علم کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

وليس في هذه الجماعة علماء إلا قلائل، وأكثرهم جهَّال يصدون الناس عن العلم والحق، ويشغلونهم بالحكايات والأباطيل والخرافات، القول البليغ صـ ٢٠٥

ترجمہ:۔ اس جماعت میں علماء تھوڑے ہیں اور زیادہ تر وہ جاہل و گنوار افراد ہیں جو لوگوں کو علم و حق کی راہ سے روکتے ہیں اور انہیں قصوں کہانیوں، لغویات، خرافات میں مشغول رکھتے ہیں۔

پھر کچھ آگے لکھتے ہیں۔

فقد صدق من قال: إنها جماعة جهال»

القول البليغ صـ ٢٠٥

ترجمہ:۔ یقیناً جس نے بھی کہا سچ کہا کہ بے شک وہ جاہلوں اور گنواروں کی جماعت ہے۔

تبلیغیوں کی توحید پرستی کی حقیقت!

(مفتی حمود بن عبداللہ کی نظر میں)

سعودی مفتی صاحب تبلیغیوں اور دیوبندیوں کا بھانڈا پھوڑتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

«ومن بعض ميزات الجماعة وأكابريها

ما عُرف عنهم أنهم يقرُّون بالتوحيد، ولكن توحيدهم لا يزيد عن توحيد مشركي مكـة»: القول البليغ ص۲۰۵

ترجمہ:۔ تبلیغی جماعت اور اسکے اکابرین کی بعض مشہور و معروف خصوصیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ خدا کے ایک ہونے کا اقرار کرتے ہیں، لیکن (آگاہ ہو جاؤ) کہ انکی یہ توحید پرستی مشرکین مکہ کی توحید پرستی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ (یعنی یہ لوگ مشرکین مکہ مثلاً ابوجہل اور ابولہب کے برابر مشرک ہیں)

تبلیغی جماعت کا کام اور شریک ہونے کا بھیانک انجام

دوستو۔ تبلیغی جماعت کے کیا کیا کارنامے ہیں اور اسمیں شامل ہونے کے سبب کیسے کیسے بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ان تمام تفصیلات کو جاننے کیلئے مفتی حمود بن عبداللہ کی کتاب کی یہ عبارت پوری توجہ سے پڑھئے لکھتے ہیں۔ کہ

فأولها: الابتداع في دين الله، ومخالفة سنة رسول الله ﷺ

وثانيها: تضييع العيال والوالدين والأزواج وإهدار حقوقهم.

ومنها: صرف المتعلمين عن تعلُّم العلوم النافعة في الدين

ومنها: تعطيل تجارة التجار، وتضييع أهلهم ومَن يعيش معهم أو يأخذ

منهم صدقة أو زكاة؛ فكم من أولاد فصلوهم عن آبائهم وأمهاتهم، وكم من بُعول فصلوهم عن أزواجهم وأولادهم القول البليغ ص ۲۲۲

ترجمہ:۔ (۱) تبلیغی جماعت کا سب سے پہلا کام خدا کے دین میں بدعت پھیلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کرنا۔

(۲) انکا دوسرا کام ماں باپ بیوی بچوں کی زندگی برباد کرنا اور انکی حق تلفی کرنا۔

(۳) انکا تیسرا کام علم دین حاصل کرنے والوں کو علوم نافعہ سے باز رکھنا

(۴) انکا چوتھا کام تجارت پیشہ لوگوں کو نکھٹو اور نکما بنا دینا اور انکے بال بچوں اور انکے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں یا ان سے صدقہ و زکوٰۃ لینے والوں کی رلائف، تباہ کرنا۔

آگے لکھتے ہیں۔

ان تبلیغی جماعت والوں نے کئی بچوں کو اپنے ماں باپ سے جدا کر دیا اور شوہروں کو انکی بیبیوں اور اولاد سے جدا کر دیا۔ اللّٰھم انا نعوذ بك من شرورھم۔

اسکے بعد مفتی حمود بن عبداللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی خاص توجہ سے پڑھے جانے کے قابل ہے۔

«يا أصحاب التبليغ! إن هذه السياحة التي فتنتم بها الناس، وقطعتم بها الأرحام، وضيَّعتم بها العيال؛ من الأولاد والوالدين والوالدات القول البليغ ص ۲۲۲ تا ۲۲۳

ترجمہ۔ اے تبلیغیو تم نے اس سیر و سیاحت یعنی (۴۰، ۴۰ دن کے چلوں) کے ذریعہ لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیا، قطع رحمی کی یعنی "رشتہ داریاں توڑیں" اور اہل و عیال و ماں باپ کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا

۔/

ارباب تبلیغی جماعت توحید الوہیت وعبادات میں مفلس ہیں بلکہ پکے مشرک ہیں۔

چنانچہ مفتی حمود بن عبداللہ "القول البلیغ" کے صفحہ ۲۰۵ پر لکھتے ہیں۔

وأما توحيد الألوهية والعبادات؛ فهم فقراء

معدمون ومفلسون، بل بصراحة هم مشركون فيها،

القول البلیغ ص ۲۰۵

ترجمہ:۔ توحید الوہیت وعبادات میں تبلیغی جماعت کے لوگ فقیر ومعدوم ومفلس ہیں۔ بلکہ کھلم کھلا مشرک ہیں۔

تبلیغی جماعت کی دو مشہور کتابوں کی اہمیت مفتی حمود بن عبداللہ کی نظر میں۔

قارئین کرام۔ یہانتک تو تبلیغی جماعت اور اسکے کارناموں اور اسکے اکابرین کا تذکرہ تھا اب اسکی دو اہم کتابوں کی حقیقت بھی ملاحظہ فرمالیں۔

جیساکہ سعودی مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

وأهم كتاب عند التبليغيين كتاب «تبليغي نصاب» الذي ألّفه أحد رؤسائهم المسمى محمد زكريا الكاندهلوي، ولهم عناية شديدة بهذا الكتاب؛ فهم يعظمونه كما يعظم أهل السنة «الصحيحين» وغيرهما من كتب الحديث

وقد جعل التبليغيون هذا الكتيب عمدة ومرجعاً للهنود وغيرهم من الأعاجم التابعين لهم، وفيه من الشركيات والبدع والخرافات والأحاديث الموضوعة والضعيفة شيء كثير؛ فهو في الحقيقة كتاب شر وضلال وفتنة

القول البلیغ ص ۱۱

ترجمہ = تبلیغی جماعت والوں کے یہاں سب سے زیادہ اہمیت والی کتاب "تبلیغی نصاب" ہے جسے انکے امیر جماعت مولوی محمد زکریا کاندھلوی نے تالیف کیا ہے اور تبلیغیوں کو اس کتاب سے بڑی رغبت ودلچسپی ہے وہ لوگ اس کتاب یعنی "تبلیغی نصاب" کی اسطرح تعظیم کرتے ہیں۔ جیساکہ اہل سنت بخاری ومسلم شریف وغیرھما دیگر احادیث کی کتابوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ یقیناً اس چھوٹی سی کتاب کو تبلیغیوں نے اہل ہند اور دیگر عجمی پیروکاروں کے لئے سہارا اور پناہ گاہ بنایا ہے۔ جسمیں زیادہ تر شرک وبدعت وخرافات سے تعلق رکھنے والی باتیں اور وہ حدیثیں ہیں جو موضوع یعنی، (من گھڑت) اور ضعیف ہیں تو حقیقت میں وہ کتاب "تبلیغی نصاب" سراپا شر وضلالت وفتنہ ہے۔

اب آخر الذکر کتاب "حیاۃُ الصحابہ" کا حال بھی سن لیجئے۔

وللتبليغيين كتاب آخر يعتمدون عليه ويجعلونه من مراجع أتباعهم من الأعاجم من الهنود وغيرهم، وهو المسمى «حياة الصحابة» لمحمد يوسف الكاندهلوي، وهو مملوء بالخرافات والقصص المكذوبة والأحاديث الموضوعة والضعيفة، وهو من كتب الشر والضلال والفتنة. القول البليغ ص۱۲

ترجمہ :- اور تبلیغیوں کی ایک دوسری کتاب ہے جسپر انہیں پورا اعتماد اور بھروسہ ہے اور جسے انہوں نے اپنے ہندوستانی اور غیر ہندوستانی عجمی پیروکاروں کے لئے جائے پناہ بنایا ہے اسکا نام "حیاۃ الصحابہ" ہے جسکے مصنف مولوی یوسف کاندھلوی ہیں وہ کتاب خرافات اور جھوٹے قصے کہانیوں اور موضوع (من گھڑت)، وضعیف حدیثوں سے پُر ہے۔ اور وہ کتاب بھی شر وگمراہی وفتنہ والی ہے۔

دوستو۔ تبلیغیوں کی یہی وہ شر انگیزیاں اور انتہائی درجے کی گمراہیاں تھیں جنکی تردید کے لئے سعودی عرب کے مفتی صاحب کو قلم اٹھانا پڑا چنانچہ اپنے جوابی فتویٰ کی

سب سے پہلی عبارت کو ان الفاظ سے شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

/ والجواب: أن أقول: أما جماعة التبليغ؛ فإنهم جماعة بدعة وضلالة، وليسوا على الأمر الذي كان عليه رسول الله ﷺ وأصحابه والتابعون لهم بإحسان. القول البليغ ص۳
ترجمہ:- میں کہتا ہوں یعنی (حمود بن عبداللہ) کہ تبلیغی جماعت یقیناً بدعت و گمراہی والی جماعت ہے - اور یہ پوری کی پوری جماعت اس طریقہ کار پر نہیں ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وصحابۂ کرام اور تابعین عظام کا تھا۔

تم تسبیح پڑھتے جارہے ہیں سوئے میخانہ
کوئی دیکھے تو یہ سمجھے بڑے اللہ والے ہیں

میرے پیارے بھولے بھالے سنی مسلمانو! یہ تھی دیوبندی و تبلیغی جماعت کے جبہ و دستار و تسبیح و نماز اور چلوں کی حقیقت اور یہ تھیں انکے پرفریب و محجوب چہروں کی عیاریاں ومکاریاں جنکی مفتی سعودی عرب نے اپنے نوک قلم سے نقاب کشائی کر کے انکے دام فریب سے بچنے کی اور انکے تبلیغی چلوں سے دور رہنے کی پرزور اپیل کی ہے

چنانچہ اسی مناسبت سے انہوں نے اپنی کتاب کا نام "القول البليغ في التحذير من جماعة التبليغ" رکھا ویسے تو القول البليغ کا مضمون ۳۵۱ صفحات پر پھیلا ہوا ہے مگر ہم نے طوالت کے خوف سے چند ضروری اقتباسات پر ہی اکتفا کیا ہے۔ یہ سوچتے ہوئے کہ۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

چلتے چلتے

دوستو۔ چلتے چلتے اس بات کا ذکر کر دینا بھی بے انتہا ضروری سمجھتا ہوں کہ مفتی حمود بن عبداللہ اور دیگر سعودیوں کی نظریات وخیالات وہی ہیں جو عام دیوبندیوں کے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ غیر مقلد ہیں اور یہ مقلد، اگرچہ برائے نام ہی سہی۔ لہذا کوئی بھی شخص یہ کہکر ہم اہلسنت وجماعت کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہیں بنا سکتا کہ کتاب "القول البلیغ" میں سنی حضرات کے عقیدہ وعمل پر بھی کاری ضرب لگائی گئی ہے کیونکہ فکرونظر وعقیدہ کے اعتبار سے وہ بہرحال ہمارے نہیں ہیں۔

ہاں افسوسناک بات تو یہ ہے کہ دیوبندی وتبلیغی حضرات اپنے جن سعودی آقاؤں کا بات بات پر دم بھرتے تھے۔ اور انہیں اپنا حقیقی واصلی حمایتی ومددگار سمجھتے تھے وہ سب کے سب آہستہ آہستہ کیونکر متنفر ہوتے جارہے ہیں۔
اب تو دیوبندی حضرات کو خوب زیبا ہے کہ وہ ہمہ وقت یہ شعر گنگناتے رہیں۔

پڑھی نماز جنازہ ہماری غیروں نے
مرے تھے جنکے لئے وہ رہے وضو کرتے
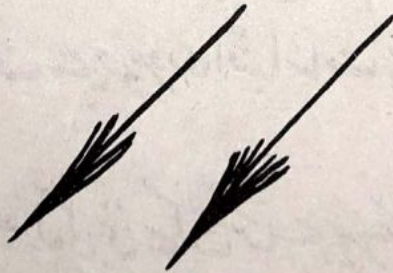
تقریظ جلیل - حضرت مولانا محمد شعیب الاعظمی المصباحی صاحب پرنسپل دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور

الحمد لواجب الوجود مفیض الارزاق والصلوٰۃ علی افضل البشر علی الاطلاق محمد ن المبعوث لتتمیم مکارم الاخلاق وعلی الہٖ مصابیح الدجیٰ واصحابہ مفاتیح الحجیٰ - اما بعد - فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

القول البلیغ کتاب کے عربی اقتباسات کا اردو ترجمہ بنام النور ورقاً ورقاً پڑھا الحمد للہ یہ کتاب پاسبانِ ملت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کی کتاب "خون کے آنسو" انکشافِ حقیقت" دیوبندیوں کی خانہ تلاشی کے مانند پایا مترجم کتاب مستطاب حضرت العلام مفتی عبدالستار رضا صاحب قبلہ بانی دار العلوم رضویہ محلہ مومناں گھاٹ گیٹ جے پور کی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔ جنہوں نے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ احقاقِ حق وابطالِ باطل پر سیفِ قلم کا استعمال فرمایا ہے جو عام فہم ہونے کیساتھ ساتھ معنی خیز بھی ہے اور حضرت موصوف نے جو کاری ضرب لگائی ہے وہ روسائے دیابنہ کے لئے کلکِ رضا سے کم نہیں۔

مولیٰ عزوجل اس کتاب کو قبولِ خاص وعام بنائے اور حضرت مصنف کو مزید علمی وقلمی خدمت کا حوصلہ عطا فرمائے

دعا گفتم شما آمین گوئید۔

العبد الضعیف -

محمد شعیب الرضوی المصباحی

(صدر مدرس، دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور راجستھان)

تقریظِ جمیل!

مجاہدِ سنیت فخرالقراء حضرت علامہ حافظ وقاری زاہد حسین نوری صاحب قبلہ
شیخ التجوید دار العلوم رضویہ تکیہ حضرت آدم شاہ گھاٹ گیٹ جے پور

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

الحمد للہ ذی المجد والثناء والعزۃ والبقاء والرفعۃ والعلاء والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد ن المصطفیٰ خاتم الانبیاء وامام الاتقیاء وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الذاکرین اللہ کثیرًا فی السراء والضراء۔ امّا بعد۔

مخدوم الملت حضرت علامہ مفتی عبد الستار رضوی صاحب قبلہ زید مجدہم بانی دار العلوم رضویہ تکیہ حضرت آدم شاہ گھاٹ گیٹ جے پور نے کتاب "النور" ابھی حال ہی میں تصنیف فرمائی ہے۔ اس سے قبل حضرت زید مجدہم متعدد کتب ورسائل اشاعت دین وسنیت کیلئے تصنیف فرما چکے ہیں فقیر اس قابل تو نہیں ہے کہ حضرت موصوف کی کتاب پر تقریظ لکھے لیکن جس خلوص وللہیت کے ساتھ اور جس قدر محنت ومشقت اور عرق ریزی کے بعد مع حوالہ جات مواد جمع کر کے دلکش انداز میں حسن ترتیب دی گئی ہے وہ کتاب کے ہر ہر سطر سے نمایاں ہے جو اہل علم اور عامۃ المسلمین کے لئے بیحد مفید اور نہایت دلچسپ ہے۔ ماسوا یہ کہ اپنوں کیلئے حجت اور غیروں کے لئے شمشیر برہنہ ہے۔ موصوف جامع کمالات کثیرہ ہونے کے ساتھ ساتھ تصنیفی کارناموں میں امتیازی شان رکھتے ہیں نیز تبلیغیوں، وہابیوں، نجدیوں کی زبانوں پر تعطل کا قفل لگانا آپکا بہترین مشغلہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت ممدوح کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

فقط دعاء گو

احقر العباد محمد زاہد حسین نوری خادم التدریس دار العلوم رضویہ وخطیب مسجد نعلبندان جے پور ۳۰

تبلیغی جماعت
احادیث کے
آئینے میں

مُنافِق

حدیث کی روشنی میں

اقبل رجل غائر العینین ناتی الجبھة کث
اللحیة مشرف الوجنتین محلوق الراس
فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن
یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ
علی اھل الارض ولا تامنونی
فیسئل قتلہ فمنعہ فلما ولی
قال ان من صئفئ ھذا قوما
یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم
یمرقون من الاسلام مروق السھم من
الرمیة فیقتلون اھل الاسلام ویدعون
اھل الاوثان لان ادرکتھم لاقتلنھم
قتل عاد۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵)

اس کی نسل سے

ایک جماعت پیدا ہوگی

ترجمہ:۔ ایک ایسا شخص آیا جس کی گہری آنکھیں کھڑا ماتھا
کھچڑی سی داڑھی، ڈھلکی ہوئی گالیں اور مونڈھا ہوا سر کہنے لگا اے
محمد! اللہ سے ڈرو۔ حضور نے فرمایا میں ہی نافرمان ہو
جاؤں گا تو اللہ کی فرماں برداری کون کرے گا۔ اللہ
نے تو مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے لیکن تم مجھے
امین نہیں سمجھتے۔ اسی درمیان میں ایک صحابی نے اس کے
قتل کی اجازت چاہی۔ حضور نے انہیں روک دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو
فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہو گی جو قرآن پڑھیں گے
لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے
نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو
قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر
میں انہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ان کے ساتھ
قتال کرتا۔
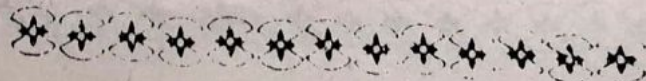
حدیث شریف:۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ
قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل
یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم
یمرقون من الدین مروق السھم
من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد
السھم علیٰ فوقہ ھم شر الخلق
والخلیقۃ طوبیٰ لمن قتلھم وقتلوہ
یدعون الیٰ کتاب اللہ ولیسوا منا فی
شیئ من قاتلھم کان اولیٰ باللہ
منھم قالوا یا رسول اللہ ما سیماھم
قال التحلیق۔

(مشکوٰۃ ص ٣٠٨)
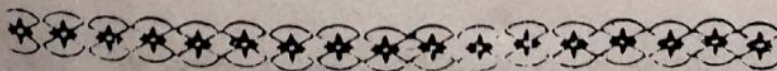
بدترین مخلوق

ترجمہ:۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں اختلاف و تفریق کا واقع ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلے گا جس کی باتیں بظاہر دل فریب و خوش نما ہوں گی لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے۔ لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر دین کی طرف واپس لوٹنا انہیں نصیب نہ ہوگا۔ یہاں تک تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت و سرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا جو ان سے قتال کرے گا وہ خدا کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ نے فرمایا ان کی خاص پہچان کیا ہوگی یا رسول اللہ۔ فرمایا سر منڈانا۔
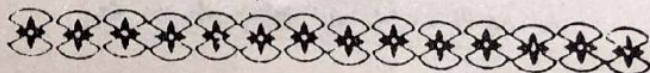
مُنافِق کی پہچان

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقسم قسما اتاہ ذوالخُوَیصرہ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذ لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوٰتہ مع صلوٰتھم و صیامہ مع صیامھم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمر قون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ۔

(مشکوٰۃ ص ۵۳۵)

قرآن حلق سے نہیں اُترے گا

ترجمہ:

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور انور کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلۂ بنی تمیم کا رہنے والا تھا، آیا اور کہا اے اللہ کے رسول انصاف سے کام لو۔ حضور نے فرمایا: افسوس تیری جسارت پر میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے اگر میں انصاف نہ کرتا تو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر سے جب نہیں رہا گیا تو انہوں نے عرض کیا حضور مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔

حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ یہ اکیلا نہیں ہے، اس کے بہت سے ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ ان ساری ظاہری خوبیوں کے باوجود وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

آخری دستہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا

حدیث شریف :۔ حضرت شریک ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اس میں انہوں نے گستاخ شخص کے متعلق سرکار رسالت مآب کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

ثم قال یخرج فی اٰخر الزمان قوم کان ھذا منھم یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیہ سیماھم التحلیق لا یزالون یخرجون حتیٰ یخرج اٰخرھم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموھم ھم شر الخلق والخلیقۃ۔

(مشکوٰۃ ص ۳۰۹)

ترجمہ :۔ پھر حضور نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک گروہ نکلے گا گویا یہ شخص اسی گروہ کا ایک فرد ہے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے ان کی خاص پہچان "سر منڈانا" ہے وہ ہمیشہ گروہ در گروہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری دستہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم ان سے ملو گے تو انہیں اپنی طبیعت و سرشت کے لحاظ سے بدترین پاؤ گے۔
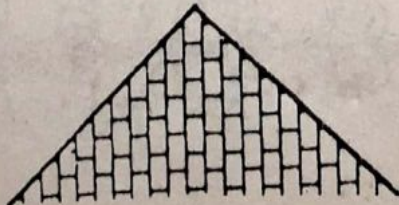
قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے

حدیث شریف :- اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اصل حدیث بیان کرنے سے پہلے حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ قسم خدا کی آسمان سے زمین پر گر پڑنا میرے لئے آسان ہے لیکن حضور کی طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کے بعد اصل حدیث کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اٰخر الزمان حُدَاث الاسنان سفھاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرًا لمن قتلھم یوم القیٰمۃ۔

(بخاری ج ۲ صـ ۱۰۲۴)

ترجمہ :- میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اخیر زمانے میں نوعمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی باتیں وہ بظاہر اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پس تم انہیں جہاں پانا قتل کر دینا کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔
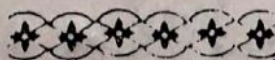
نام نہاد نمازی کا قتل

محدث کبیر امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا۔

عن انس قال کان فینا شاب ذو عبادة وزهد واجتهاد فسميناه لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم يعرفه ووصفناه بصفته فلم يعرفه فبينما نحن كذالك اذا قبل فقلنا يارسول الله هو هذا فقال انى لارى على وجهه سفعة من الشيطن فجاء فسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلت فى نفسك ان ليس فى القوم خير منك فقال اللهم نعم ثم ولىّ فدخل المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال ابوبكر انا فدخل فاذا هو قائم يصلى فقال ابوبكر كيف اقتل رجل وهو يصلى وقد نها النبى صلى الله عليه وسلم عن قتل المصلين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال عمر انا يارسول الله فدخل المسجد فاذا هو ساجد فقال مثل ما قال ابوبكر واراد لارجعن فقد رجع من هو خير منى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه يا عمر فذكر له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال على انا فقال انت تقتله ان وجدته فدخل المسجد فوجده قد خرج فقال اما والله لو قتله لكان اولهم واٰخرهم ولما اختلفا فى امتى اثنان۔

(ابریز شریف ص ۲۷۷)

حدیث پاک کی روشنی میں

ترجمہ:
حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا ہم نے ایک دن حضور سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں جان سکے پھر اس کے حالات و اوصاف بیان کئے جب بھی حضور اسے نہیں پہچان سکے۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک سامنے آگیا جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضور کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے۔ حضور نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں۔ اتنے میں وہ حضور کے قریب آیا اور سلام کیا۔ حضور نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں! اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد کے اندر داخل ہوا حضور نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے حضرت ابو بکر نے جواب دیا میں۔ اس ارادے سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتا دیکھ کر واپس لوٹ آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں جبکہ حضور نے نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھر حضور نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا۔ میں۔ جب وہ مسجد کے اندر گئے تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت میں تھا وہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابو بکر کی طرح واپس لوٹ آئے پھر حضور نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت علی نے جواب دیا میں۔ حضور نے فرمایا تم اسے ضرور قتل کر دو گے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے لیکن جب حضرت علی مسجد کے اندر داخل ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔ حضور نے فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا میری امت کے دو افراد بھی کبھی آپس میں نہیں لڑتے۔
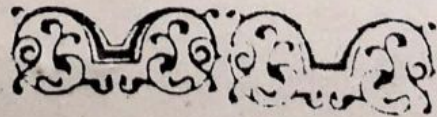
دعائے رحمت سے محروم

حدیث شریف :۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لئے دُعا فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ فی نجدنا قال اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فأظنہ قال فی الثالثۃ ھناك الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطن۔ (بخاری)

ترجمہ :۔ خداوندا! ہمارے لئے ہمارے شام اور یمن میں برکت نازل فرما (دعا کرتے وقت نجد کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے) انہوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ۔ اس پہ حضور نے ارشاد فرمایا خداوندا ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ! راوی کا بیان ہے کہ تیسری مرتبہ میں حضور نے فرمایا کہ وہ زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

(بخاری)

شیطان کی سینگ

عام طور پر "قرن الشیطان" کا ترجمہ "شیطان کی سینگ"
کیا جاتا ہے۔ مصباح اللغات میں اس کا ایک ترجمہ شیطان کی رائے
کا پابند" بھی کیا گیا ہے (ص ۶۶۳) بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجد
خیر و برکت کی جگہ نہیں بلکہ فتنہ و شر کی جگہ ہے۔ کیونکہ رحمۃ للعلمین کی دعائے خیر سے محروم
ہو جانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہمیشہ کے لئے اس خطے پر شقاوت و بدبختی کی مہر لگ گئی۔ اب
وہاں سے کسی خیر کی توقع رکھنا تقدیر الٰہی سے جنگ کرنا ہے ـــــ دوسری بات یہ معلوم ہوئی
کہ وہاں کی خاک سے کوئی ایسا شخص ضرور اُٹھے گا جو شیطان کی رائے کا پابند ہوگا یا جس طرح سورج
کی پھیل جانیوالی پہلی کرن کو قرن الشمس کہتے ہیں اسی طرح شیطان کا فتنہ بھی وہاں سے سارے جہاں
میں پھیل جائے گا۔

اشارۂ محسوس: نجد و حجاز کا اٹلس (جغرافیائی نقشہ) سامنے رکھئے تو آپ کو واضح طور پر نظر
آئیگا کہ نجد کا علاقہ مدینہ منورہ کے بالکل مشرقی سمت پر واقع ہے۔ مدینے سے سرکار مدینہ
نے جن الفاظ میں اس سمت کی طرف اشارہ کئے ہیں وہ ایک وفادار مومن کو
چونکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگاہِ رسالت
پناہ میں نجد کا فتنہ امت کے لئے کس درجہ ہولناک اور ایمان
شکن تھا ـــ (بخاری)

●●●●●●●●●